سدا بہار ہے گلزارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوری ہو کاش خواہشِ دیدارِ مصطفیٰ
جی بھر کے دیکھوں مصحفِ رخسارِ مصطفیٰ

کافور کفر و شرک کی تاریکیاں ہوئیں
پھیلے جہاں میں جس طرف انوارِ مصطفیٰ

جس میں نہیں ہے اسود و احمر کا امتیاز
وہ مرجعِ انام ہے دربارِ مصطفیٰ

ارشادِ مصطفیٰ مرا سرمایۂ نجات
پیغامِ کردگار ہے گفتارِ مصطفیٰ

دینِ ھُدیٰ کو جس نے کیا نذرِ خواہشات
کس منہ سے ہے وہ بندۂ سرکارِ مصطفیٰ

ناموسِ مصطفیٰ کی قسم اس زمین پر
کوئی پنپ سکے گا نہ غدارِ مصطفیٰ

چلتا ہے ہر چمن میں بہار و خزاں کا دور
لیکن سدا بہار ہے گلزارِ مصطفیٰ

مجھ کو کسی مسیح کی حاجت نہیں ظہور
درماں سے بے نیاز ہے بیمارِ مصطفیٰ

حافظ محمد ظہور الحق ظہور، اسلام آباد

پاتے ہیں زمانے میں وہ لوگ دوامِ اکثر

رہتا ہے مرے لب پر اب اُس کا ہی نام اکثر
دھن اس کی ہی رہتی ہے ہو صبح کہ شام اکثر

میں کب تھا کسی قابل پر اُس کا یہ احساں ہے
رہتا ہے مرے دل میں اب اُس کا قیام اکثر

جو عشق کے میداں میں دے دیتے ہیں جاں اپنی
پاتے ہیں زمانے میں وہ لوگ دوام اکثر

یوں ربط رکھا میں نے اُس پیکرِ رحمت سے
پڑھتا ہوں دُرود اکثر دیتا ہوں سلام اکثر

وہ دبدبہ شاہوں میں دیکھا نہیں دنیا نے
شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں آقا کے غلام اکثر

یہ مدح سرائی بھی ہے اِک اُن کی توجہ سے
پاتا نہیں ہر شاعر کاشف یہ مقام اکثر

سید کاشف گیلانی